مولانا سید محمد متین ہاشمی

شراب نوشی پر اجرائے حد کا مسئلہ

ظہورِ اسلام سے پہلے عرب میں شراب نوشی کا بہت ہی رواج تھا۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کر جاتے تھے کہ میری قبر پر روزانہ کم از کم شراب کا ایک گھڑا انڈھا دیا کرنا۔ مرد اور عورت، بچے، آقا اور غلام غرض کہ معاشرے کا ہر فرد اس بیماری میں مبتلا تھا۔ نہ اس کے استعمال پر کسی قسم کی قدغن تھی اور نہ کوئی امتیاز۔ یہی وجہ ہے شراب کی حرمت کا حکم دفعتاً نہیں نازل ہوا بلکہ بہ تدریج احکام حرمت نازل ہوئے۔ لہٰذا سب سے پہلے یہ آیت اُتری:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا۟ مَا تَقُولُونَ۔

(النساء: ۴۳)

اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو، تو جب تک زبان سے جو کچھ کہتے ہو، اسے سمجھنے نہ لگو، نماز کے قریب نہ جاؤ۔

ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازوں میں چوں کہ کم وقت کا فاصلہ ہوتا ہے، اس لیے لوگوں نے دن کے بیشتر اوقات میں شراب نوشی ترک کر دی۔ اس کے کچھ دنوں بعد شراب نوشی کو اِثْمٌ كَبِيرٌ (بڑے گناہ) سے تعبیر کیا گیا:

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ (البقرہ: ۲۱۹)

(اے پیغمبر!) لوگ آپؐ سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، آپ فرما دیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں لیکن ان دونوں (شراب اور جوئے) کا گناہ ان کے فائدے سے بہت بڑھا ہوا ہے۔

اس آیت کے نزول کا مقصد لوگوں کے دلوں میں شراب سے نفرت پیدا کرنا تھا۔ چونکہ وہ دورِ خیر القرون تھا اس لیے اس آیت نے اپنا اثر دکھایا اور مسلم معاشرے کے اکثر افراد شراب سے پرہیز کرنے لگے۔ بعد ازاں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (المائدہ : ۹۰)

اے ایمان والو! واقعی بات یہ ہے کہ شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور فال کھولنے کے تیر - یہ سب ناپاک کام شیطان کے ہیں۔ لہٰذا ان سے بچتے رہو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد شراب قیامت تک کے لیے قطعی طور سے حرام قرار دے دی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن[۱]

اور شراب پینے والا جس وقت شراب پی رہا ہوتا ہے وہ مومن ہی نہیں رہتا۔

اس کے بعد آپ نے اس کو سخت جرم قرار دیتے ہوئے فرمایا :

اذا شربوا الخمر فاجلدوهم ثم ان شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاقتلوهم[۲][۳]

اگر لوگ شراب پئیں تو انھیں کوڑے مارو۔ اگر دوبارہ پئیں تو پھر کوڑے مارو۔ اگر سہ بارہ پئیں تو پھر کوڑے مارو اور اگر اس کے بعد بھی پئیں تو انھیں قتل کر دو۔

حرمتِ شراب کے مصالح

اگر شراب کو اُم الخبائث کہا گیا ہے تو بالکل صحیح ہے۔ شراب نوشی متعدد مفاسد اور تباہ کاریوں کا باعث بنتی ہے۔ قرآنِ کریم میں بتلایا گیا ہے کہ جوا اور شراب بغض و عداوت پیدا کرتے اور انسان کو اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دیتے ہیں :

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ٥ (المائدہ : ۹۱)

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے مابین دشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ کے ذکر اور

---

[۱] البخاری - ۲ : ۸۳۶ - طبع دہلی کرزن پریس ۱۳۲۵ھ [۲] قتل کا حکم آنحضرتؐ نے بعد میں منسوخ فرما دیا۔

[۳] ابو داؤد - ۲ : ۶۱۶ - طبع مطبع نامی کان پور۔

نماز ادا کرنے سے باز رکھے - سو کیا تم اب بھی اس سے باز رہو گے (یا نہیں)

۱- وجہ اس کی یہ ہے کہ نشے کی حالت میں انسان کے خیالات مختلف وادیوں میں بھٹکتے رہتے ہیں اور وہ حقائق کی دنیا سے دُور چلا جاتا ہے - خود کو وہ تمام خوبیوں اور کمالات کا مرقع اور دوسروں کو اپنے مقابلے میں ہیچ سمجھنے لگتا ہے جس کی وجہ سے لوگ اس کو احمق سمجھتے اور اس سے نفرت کرتے ہیں - اس طرح عداوت و بغض پیدا ہوجاتا ہے - ذکرِ الٰہی اور نماز سے دوری بھی اسی لیے پیدا ہوجاتی ہے کہ اس میں قدرتِ الٰہی پر غور کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکساری کے اظہار کی صلاحیتیں ہی مفقود ہوجاتی ہیں - وہ حیوانی لذات اور نفسانی خواہشات کے گرداب میں کچھ اس طرح گھر جاتا ہے کہ روحانی کیف و سرور اور ملکوتی مشاہدات اور اس کے درمیان پردہ پڑ جاتا ہے -

۲- دوسری بات یہ کہ انسان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو سب سے بڑی دولت عقل کی شکل میں عنایت فرمائی ہے اور جو انسان میں مکارمِ اخلاق کے حصول کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور رذائل اخلاق سے اجتناب پر مجبور کرتی ہے، نشے کی حالت میں اُس پر پردہ پڑ جاتا ہے اور انسان عزت و ذلت کے تصورات سے بے پروا ہو کر شدید غلط کاریوں کا مرتکب ہوجاتا اور قتل، آبروریزی اور ظلم و زیادتی پر اُتر آتا ہے - یہی وجہ ہے کہ اگرچہ زمانۂ جاہلیت میں شراب نوشی عام تھی تاہم اس زمانے کے عقل مند لوگ اس کو منہ نہیں لگاتے تھے - چنانچہ عباس بن مرداس سے (زمانۂ جاہلیت میں) دریافت کیا گیا کہ "تم شراب کیوں نہیں پیتے؟" تو اس نے جواب دیا "میں نہیں چاہتا کہ اپنی جہالت کا سامان اپنے ہاتھوں کروں اور احمقوں کی جماعت کا سرخیل بنوں"

۳- شراب نوشی کی تیسری بڑی خرابی یہ ہے کہ انسان کی عزت و وقار کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے - آپ نے اکثر نشے میں دُھت افراد کو نالیوں اور گلیوں میں پڑے اور لوگوں کی حقارت آمیز نگاہوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا ہوگا - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان نشے کی حالت میں چند ایسے راز افشا کردیتا ہے کہ اُسے اس کا سخت خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے -

۴- چوتھی بات یہ ہے کہ جس خاندان کے افراد اس مرض میں مبتلا ہوجاتے ہیں اس خاندان سے برکت اُٹھ جاتی ہے اور آمدنی کا بیشتر حصہ شراب پر صَرف ہوجاتا ہے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ ایک بھرا پُرا مرفہ الحال خاندان کبھی نہ ختم ہونے والے افلاس میں گرفتار ہوجاتا ہے -

۵۔ طبی اعتبار سے تو شراب کے نقصانات کا حساب ہی نہیں ہے۔ کینسر، اعصابی تناؤ، سوئے ہضم، التہاب امعا، جنون، فالج، استرخا، صرع، زوالِ حافظہ، زوالِ بصر، دائمی نزلہ اور اس طرح کے دیگر موذی امراض تو لازماً پیچھے لگ جاتے ہیں۔[۵۴]

خمر کی تعریف

لغت میں تو خمر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل پر پردہ ڈال دے[۵۵] لیکن اصطلاحِ فقہ میں امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو، خواہ وہ انگور کا رس ہو یا کھجور، یا گندم، جَو، چاول اور کشمش کا عصارہ ہو، شراب کے حکم میں داخل ہے۔ اس کا قلیل و کثیر دونوں حرام ہیں، نشہ پیدا کرے یا نہ پیدا کرے۔ لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف مندرجہ ذیل مشروبات خمر کے حکم میں داخل ہیں:

(۱) انگور کا شیرہ جبکہ وہ پک کر تیز ہو جائے اور اس پر جھاگ آ جائے۔

(۲) انگور کے شیرے کو اس طرح پکایا جائے کہ اس کا دو تہائی حصہ جل جائے اور وہ نشہ آور ہو جائے۔

(۳) کچی اور نیم پختہ کھجوروں کا شیرہ جبکہ وہ پک کر تیز ہو جائے اور اس پر جھاگ آنے لگے۔

ان کے علاوہ گندم، چاول اور جَو کے مشروبات کا، اگر نشہ آور نہ ہوں تو پینا جائز ہے۔ سو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مذکورہ بالا اشیا سے تیار کردہ مشروبات اس وقت تک شراب کے حکم میں داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ نشہ نہ پیدا کریں۔ مثلاً کسی نے تین گلاس مذکورہ بالا مشروبات میں سے کوئی مشروب پیا لیکن اس کو نشہ نہیں آیا تو وہ حلال ہے لیکن اس نے جب چوتھا گلاس پی لیا اور اس کو نشہ آگیا تو وہ مستوجب سزا ہے۔ مختصر یہ کہ امام صاحب کے نزدیک خمر کے علاوہ دیگر مشروبات بذاتہٖ حرام نہیں ہیں بلکہ ان کا نشہ حرام ہے۔

امام صاحب کی دلیل مصنف ابن ابی شیبہ کی یہ روایت ہے کہ "ایک شخص حضرت عمرؓ کا رفیقِ سفر تھا۔ دونوں حضرات روزہ دار تھے۔ افطار کے بعد اس شخص نے نبیذ پی اور اُسے نشہ آگیا، تو حضرت عمرؓ نے

---

۵۴ ابراہیم آفندی۔ اسرار الشریعۃ الاسلامیہ: ۲۴۸۔ طبع مصر ۱۳۲۸ھ

۵۵ المعلم البستانی۔ محیط المحیط: ۱: ۵۹۲

اس پر حد جاری فرمائی۔ اس نے عرض کیا کہ "میں نے تو آپ ہی کے مشکیزے سے نبیذ نکال کر پی تھی"۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: "میں نے نبیذ پینے کی وجہ سے تیرے اوپر حد نہیں لگائی، بلکہ اس نشے کی وجہ سے حد لگائی ہے جو نبیذ زیادہ پی لینے کی وجہ سے پیدا ہوا" [۵]

کیا اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کو شراب نوشی کی اجازت ہے؟

بہت سے ادیان میں اسلام کی طرح شراب حرام ہے، لیکن چند مذاہب کے ماننے والے شراب نوشی کو حلال سمجھتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر وہ کسی اسلامی مملکت کے باشندے ہیں تو کیا انھیں شراب پینے کی اجازت دی جائے گی؟

اس مسئلے پر تو تمام علما کا اتفاق ہے کہ خواہ غیر مسلموں کے مذہب میں شراب حلال ہی کیوں نہ ہو انھیں علانیہ شراب پینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ البتہ بعض علما کا خیال ہے کہ پوشیدہ طور پر اگر وہ شراب پئیں تو انھیں اجازت دی جائے لیکن اکثر علما کا خیال ہے کہ اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کو شراب نوشی کی اجازت دینے سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ بعض مسلمان ان کے پردے میں شراب پینا شروع کر دیں گے اس لیے غیر مسلموں کو اجازت نہ دی جائے۔ اور اگر وہ شراب پئیں تو ان پر حد جاری کی جائے۔

اجرائے حد

حضرت محارب بن دثارؓ سے روایت ہے کہ شام میں چند لوگوں نے شراب پی، تو حضرت یزید بن ابی سفیان نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے کیوں شراب پی؟ انھوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے:

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا۔ (المائدہ: ۹۳)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان پر اس (حرام چیز کے کھانے کا) کوئی گناہ نہیں ہے (جو حرمت سے قبل کھاتے رہے تھے)۔

انھوں نے یہ واقعہ من وعن حضرت عمر بن خطابؓ (خلیفہ دوم) کے پاس لکھ بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے جواب

---

[۵] عبد القادر عودہ: التشریع الجنائی: ۲: ۴۹۹

[۶] ابن الہمام الحنفی: شرح فتح القدیر: ۴: ۱۸۳ طبع مصر ۱۳۱۶ھ

میں تحریر فرمایا: "اگر میرا یہ مکتوب تمھیں صبح کو ملے تو شام تک بھی انھیں مہلت نہ دینا اور اگر شام کو ملے تو صبح ہونے تک انتظار نہ کرنا اور ان لوگوں کو فوراً میرے پاس روانہ کرنا تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے دوسرے بندوں کو گمراہ نہ کرسکیں"۔ چنانچہ یزید بن ابی سفیان نے انھیں فوراً حضرت عمرؓ کے پاس بھیجا۔ جب وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دیگر صحابۂ کرامؓ سے اس معاملے میں مشورہ فرمایا۔ انھوں نے حضرت علیؓ سے دریافت فرمایا کہ "اس معاملے میں آپ کی کیا رائے ہے"؟ حضرت علیؓ نے فرمایا "ان لوگوں نے دین میں ایسی بات کی ابتدا کر دی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے ان کو اجازت نہیں دی تھی۔ لہٰذا (میرا خیال ہے کہ ان سے دریافت کیا جائے) اگر یہ لوگ شراب کو حلال سمجھتے ہیں تو انھیں قتل کرادیں۔ کیونکہ انھوں نے ایک ایسی چیز کو حلال کر رکھا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے (اور ایسا کرنا کفر ہے) اور اگر یہ لوگ شراب کو حرام تو سمجھتے ہیں لیکن پی رہے ہیں تو انھیں اسّی اسّی کوڑے مارے جائیں[۵۸]

لہٰذا امام ابوحنیفہ، امام مالک اور سفیان ثوری کی رائے ہے کہ شربِ خمر کی حد اسّی کوڑے ہیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں صحابۂ کرام کو جمع کرکے ان سے مشورہ کیا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے فرمایا کہ سب سے کم حد، حدِ قذف (یعنی اسّی کوڑے) ہے۔ اس لیے آپ اسی کو مقرر فرمادیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ "انسان جب نشے میں ہوتا ہے تو بکواس بکنے لگتا ہے اور اس صورت میں وہ اکثر تہمتیں لگاتا ہے، لہٰذا شراب نوشی کی حد بھی وہی ہونی چاہیے جو قذف کی ہے"۔ چنانچہ اس بات پر تمام صحابۂ کرام کا اتفاق ہوگیا اور حضرت عمرؓ نے تمام ممالکِ محروسہ میں یہ حکم نامہ بھیج دیا کہ شراب نوشی کی حد اسّی کوڑے ہیں۔ آپ نے حضرت خالدؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ کو بھی یہی لکھ بھیجا[۵۹]

امام شافعی کے نزدیک شراب نوشی کی حد چالیس کوڑے ہیں لیکن وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ "تعزیر کے طور پر اگر حاکم مزید چالیس کوڑے (یعنی کل اسّی کوڑے) مارنا چاہے تو مار سکتا ہے[۶۰]

(۱) اس بات پر علما کا اتفاق ہے کہ جب تک نشہ اتر نہ جائے شراب خور پر حد جاری نہ کی جائے۔ کیونکہ حد جاری کرنے کا مقصد اسے ایذا دے کر شراب نوشی سے باز رکھنا ہے اور نشے کی حالت میں

---

[۵۸] ابن قدامہ - المغنی ۱۰ : ۳۲۶ طبع مصر ۱۳۴۸ھ

[۵۹] ایضاً - ص ۳۲۹

[۶۰] ایضاً - ص ۳۲۹

نہ تو خاطر خواہ اُسے تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ عبرت حاصل کرے گا[۱۱]

(۲) اجرائے حد کے لیے ضروری ہے کہ نشہ آور چیز مشروب ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو حد نہیں جاری ہوتی۔ مثلاً حشیش یا دھتورہ یا چرس پر حد نہیں ہے بلکہ تعزیر ہوگی[۱۲]

(۳) اگر شراب کو شوربے میں ملا کر کھایا جائے تو حد واجب ہوگی[۱۳]

(۴) اگر غلطی سے کوئی شخص شراب منہ میں لے لے اور پھر تھوک دے تو حد واجب نہیں ہوگی[۱۴]

(۵) امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ضروری ہے کہ شراب مُنہ کے راستے پیٹ میں داخل ہو۔ اس صورت میں حد واجب ہوگی۔ لیکن اگر رگوں کے ذریعے داخل کر دی جائے تو تعزیر ہوگی۔ حد نہیں واجب ہوگی[۱۵]

(۶) اگر کوئی شخص اتنا پیاسا ہو کہ پیاس سے مرجانے کا اندیشہ ہو، اور پانی موجود نہ ہو۔ صرف شراب ہو، اور وہ جان بچانے کی خاطر شراب پی لے تو اس پر حد نہ ہوگی[۱۶]

(۷) دوا کے طور پر شراب کے استعمال میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی اس صورت میں بھی حد لگانے کے قائل ہیں۔ لیکن امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر مریض مر رہا ہو اور معالج کو یقین ہو کہ شراب سے بچ جائے گا ورنہ ہلاکت یقینی ہے تو جائز ہے[۱۷]

(۸) اگر کوئی شخص ایسی حالت میں پکڑا جائے کہ وہ نشے کی حالت میں ہو یا اس کے مُنہ سے شراب کی بُو آرہی ہو، اور اس حالت میں دو گواہ اس کے شراب پینے کی گواہی دیں تو اس پر حد جاری کی جائے گی[۱۸]

(۹) اگر کوئی شخص شراب نوشی کا اقرار کرے اور اس کے منہ میں شراب کی بُو موجود ہو تو اس پر حد جاری ہوگی۔ لیکن شراب کی بُو ختم ہونے کے بعد اگر اقرار کرے گا تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے

---

۱۱ شرح فتح القدیر : ۴ : ۱۸۵ شرح زرقانی : ۸ : ۱۱۳

۱۲ ابن عابدین ـ ردّ المختار : ۳ : ۱۷۰ طبع مصر ۱۳۲۴ھ

۱۳ ابن قدامہ ـ المغنی : ۱۰ : ۳۲۹ ۱۴ التشریع الجنائی : ۲ : ۵۰۲

۱۵ التشریع الجنائی : ۲ : ۵۰۲ ـ بدائع الصنائع : ۷ : ۴۰ ۱۶ شرح الزرقانی : ۸ : ۱۱۲، ۱۱۳

۱۷ المغنی : ۱۰ : ۳۳۰ ۱۸ شرح فتح القدیر : ۴ : ۱۸۸

نزدیک حد جاری نہیں ہوگی۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اقرار کی صورت میں حد جاری کی جائے گی[۱۹]

(۱۰) اگر دو گواہ ہوں اور نشہ ختم ہونے پر گواہی دیں تو امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک حد جاری نہیں ہوگی۔ امام محمدؒ کا قول ہے کہ حد جاری ہوگی[۲۰]

(۱۱) اگر شرابی قے کرے اور اس کی قے میں شراب کی بُو ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر حد جاری ہوگی۔

(۱۲) اگر کوئی شخص نشے کی حالت میں پکڑا گیا۔ اس کے منہ سے شراب کی بُو بھی آرہی تھی اور دو گواہوں نے اُسے اس حالت میں دیکھا بھی، لیکن حاکم اس جگہ موجود نہیں تھا۔ دوسرے علاقے میں عدالت تھی۔ حاکم کے پاس جاتے جاتے نشہ بھی ختم ہوگیا اور بُو بھی دُور ہوگئی تو اس صورت میں ان دو گواہوں کی شہادت پر ایسے شخص پر حد جاری کی جائے گی، اس پر تمام علما متفق ہیں[۲۱]

۱۹؎ شرح فتح القدیر: ۴ : ۱۷۹   ۲۰؎ ایضاً   ۲۱؎ ایضاً - ص ۱۸۱

سطعات

اردو ترجمہ: سید محمد متین ہاشمی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نہ صرف برصغیر پاک و ہند کی عظیم شخصیت تھے بلکہ اپنے دَور میں عالم اسلام کی ایک نہایت قابلِ فخر اور بلند مرتبہ ہستی تھے۔ نامور مصلح، اونچے درجے کے عالمِ دین، بے مثال مفسر، ممتاز محدث اور مشہور فقیہ تھے۔ ان کی تصنیفات اہلِ علم کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان میں جن افکار کا اظہار کیا گیا ہے، وہ ہر دَور کے لیے بے حد مفید اور قابلِ عمل ہیں۔

شاہ صاحب کی گراں قدر تصنیفات میں "سطعات" کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے اردو ترجمے کی شدید ضرورت تھی، چنانچہ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کو اس کا سلیس ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوگئی۔ فاضل مترجم نے حل طلب مقامات پر حواشی بھی تحریر کیے ہیں، نیز ایک جامع مقدمہ بھی لکھا ہے، جس میں شاہ صاحب اور ان کے خاندان کے حالات اور ان کی خدمات گوناگوں کا ذکر کیا گیا ہے

قیمت : گیارہ روپے

ملنے کا پتا : ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور۔